

دعوت و اقامتِ دین  
کا کام کرنے والی  
مسلمان خواتین  
کے لیے احادیثِ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مختصر  
مجموعہ احادیث

## رَوْضَةُ الصَّالِحَاتِ<sup>(۱)</sup>

مرتب  
چوہدری رحمت اللہ بٹر  
مرکزی ناظم دعوت و تربیت  
تنظیم اسلامی پاکستان

(۱) نیک خواتین (کے لئے نیکیوں) کا باغ

مجموعہ  
احادیثِ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

## رَوْضَةُ الصَّالِحَاتِ

ترتیب و تدوین  
رحمت اللہ بٹر  
مرکزی ناظم دعوت و تربیت

شائع کردہ:  
تنظیم اسلامی

مرکزی دفتر: A-67 علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور۔ 54000  
فون: 36271241، 36293939، 36316638، 36366638 فیکس:  
ای میل: [www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org) [markaz@tanzeem.org](mailto:markaz@tanzeem.org)

## ترتیب

8	پیش لفظ
14	کچھ قابل توجہ امور
19	تنظیم اسلامی کی قرارداد تاسیس سے ایک اقتباس
20	<b>پہلا باب</b> <b>اخلاصِ نیت</b>
20	قلب انسانی پر اللہ کی نگاہ
20	اہل ایمان کے لئے اخروی انعامات
21	جنت و دوزخ کے نشان راہ
21	اخروی کامیابی — آزمائشوں کی راہ سے
22	<b>دوسرا باب</b> نماز گناہوں کو مٹاتی ہے
23	زکوٰۃ — معاشی توازن کے لئے
23	عدم ادائیگی زکوٰۃ مال کی بربادی کا موجب ہے
23	باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے کی حرمت
24	روزے کی فضیلت و اہمیت
24	حلال و حرام سے لاپرواہی
25	احتیاط کی راہ
25	تجربہ کی زندگی — فساد کا سبب
26	<b>تیسرا باب</b> والدہ سے حسن سلوک
26	والدین کی خدمت کا صلہ جنت ہے
27	اعلیٰ صلہ رحمی
27	<b>چوتھا باب</b> مثالی خاتون

28	کون سی عورت جنت میں؟
28	عورت کے حقوق
29	<b>پانچواں باب</b> عورت کی ذمہ داریاں
29	عورت گھر کی نگران اور اس بارے میں جوابدہ ہے
29	اولاد کو نماز کی تلقین کرنا
30	اولاد کی صحیح تربیت — صدقہ جاریہ
30	لڑکیوں کی تربیت کا صلہ
30	بٹی آگ سے نجات کا ذریعہ ہے
31	یتیم کی کفالت
31	<b>چھٹا باب</b> حقوق العباد
31	مسلمانوں کی پردہ دری سے بچنا
32	مسلمان کے چھ حقوق
33	مہمان نوازی ایمان کا تقاضہ ہے
33	پڑوسی کو پریشان نہ کرنا
33	پڑوسیوں کی خبر گیری
33	پڑوسیوں کو ہدیے دینا
34	حقوق العباد میں کوتاہی کا عظیم نقصان آخرت
34	حیوانات کے حقوق — جانوروں کو پانی پلانا
35	<b>ساتواں باب</b> عورت اور پردہ
36	حجۃ الوداع کے سفر کے متعلق حضرت عائشہؓ کا فرمان
36	جنس مخالف کو دیکھنا شیطان کی دراندازی کا باعث ہے
37	شوہر کے قریبی رشتہ داروں سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے

37	گھر کی چار دیواری	
38	عورت اور جہاد	آٹھواں باب
39	اخلاقی برائیاں	نواں باب
39	تکبر اور جمال پسندی — دو مختلف چیزیں ہیں	
40	ظلم — قیامت اور ظلم کی تاریکیاں	
40	غصہ — غصہ پر قابو رکھنا	
40	جھوٹ اور نفاق	
41	جنت چاہتے ہو تو جھوٹ چھوڑ دو	
41	بدترین عادت — دورِ خاپن	
41	حسد نیکیوں کے لئے آگ	
42	اخلاقی خوبیاں	
42	قائد و عوام کی خیر خواہی	
42	اچھے اخلاق کی اہمیت	
42	حسن اخلاق	
43	سادگی	
43	سلیقہ و صفائی	
43	باہمی محبت کا گر — سلام کرنا	
44	زبان اور شرمگاہ کی حفاظت	
44	دعوتِ دین اور اقامتِ دین کی جدوجہد	دسواں باب
44	نبی ﷺ کی دعوت کیا تھی؟	
45	فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر	
45	نہی عن المنکر نہ کرنا معاشرے کی تباہی کا باعث	

46	روکنے کے باوجود برائی سے باز نہ آنے والوں کی محفل سے بچنا چاہئے	
47	خود بھی نیکی کو اختیار اور برائی سے اجتناب کرنا چاہئے	
47	بے عمل داعی کا عبرتناک انجام	
48	حصولِ علمِ دین	گیارہواں باب
49	دین کا کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری	
50	حضور ﷺ سے محبت کرنے والے لوگ	
50	صبر و شکر	
51	جذبہ شکر کیسے پیدا ہو	
51	صبر و استقامت	
52	توکل	
52	ماذی اسباب و ذرائع اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے	
53	توبہ و استغفار	بارہواں باب
54	چند جامع دعائیں	
56	معاشرتی بگاڑ	تیرہواں باب
58	شوہر سے بلا وجہ طلاق کا مطالبہ	
58	عدت کے دوران عورت کا طرزِ عمل	
58	مردوزن کے مصافحے کا موجودہ غلط رواج اور اسوہ رسول ﷺ	
60	سرکلر سلسل شرعی پردہ	

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ

فرماتے ہیں

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ

بے شک

الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں

وَالْقَنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ

اور فرما نبرد اور فرما نبرد اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں

وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ

اور صبر کر نیوالے مرد اور عجزی کر نیوالے مرد

اور صبر کر نیوالی عورتیں اور عجزی کر نیوالی عورتیں

وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ

اور خیرات کر نیوالے مرد اور روزے رکھنے والے مرد

اور خیرات کر نیوالی عورتیں اور روزے رکھنے والی عورتیں

وَالْحَفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَفِظَاتِ

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں

وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ

اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

کچھ شک نہیں کہ اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

(سورة الاحزاب آیت 35)

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے اور اس دنیا میں آزمائش کے لئے مختصر اور عارضی زندگی دے کر بھیجا ہے۔ اس زندگی میں ہر انسان دوسرے انسان کے لئے آزمائش ہے۔ اس آزمائش کے دور میں اللہ کی رضا کیا ہے؟ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں بھی جذبہ وداعیہ<sup>(۱)</sup> رکھا ہے اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی بھیجا جنہوں نے زبانی طور پر ہدایات دیں اور نمونہ بن کر زندگی بھی بسر کی۔ نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ صحائف، زُبر اور کتابیں بھی انسانوں تک پہنچائیں۔ ان انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگیاں ان ہدایات کا نمونہ اور اُسوہ تھیں۔

اس مقدس سلسلے کے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ ہیں اور ہم مسلمان ان کے ماننے والے اور ان کے اُمتی کہلاتے ہیں ایک طرف ہمارے لیے قرآن مجید موجود ہے اور دوسری طرف ہمارے پیغمبر ﷺ نے اس قرآن مجید کی جو تشریح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بصیرت، کشف، الہام، معراج پر دیے گئے احکام اور حضرت جبریلؑ کے ذریعے رہنمائی کی روشنی میں صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم کے لئے فرمائی وہ..... احادیث نبویہ کی شکل میں موجود ہے۔ قرآن مجید وحی جلی کہلاتا ہے وہ احادیث وحی خفی کہلاتی ہیں۔ اہل سنت ہونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم قرآن مجید کے ساتھ ساتھ قرآن مجید لانے والے حضرت محمد ﷺ کی تشریحات، توضیحات، عملی نمونہ، ہدایات اور طرز زندگی کو بھی حُجَّت مانتے ہیں۔

اس کتابچے میں دعوت و اقامت دین کا کام کرنے والی مسلمان خواتین کے لئے اس ذخیرہ احادیث میں سے ایک قلیل حصہ بطور نمونہ جمع کر دیا گیا ہے۔ دنیا میں جب اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہوتا ہے تو شر دُب جاتا ہے اور خیر یعنی خیر کے کام عام ہو جاتے ہیں، ان حالات

میں گمراہی کم ہوتی ہے اور زیادہ تر انفرادی سطح پر ہوتی ہے اس لئے توبہ، استغفار اور ذاتی اصلاح پر ہی توجہ ہوتی ہے۔ جبکہ..... ان حالات میں جب معاشرتی بگاڑ ایک وبا کی صورت اختیار کر لے اور شر کا غلبہ ہو جائے تو صرف توبہ استغفار یا انفرادی اصلاح سے دین کا تقاضا پورا نہیں ہوتا بلکہ انفرادی اصلاح سے آگے بڑھ کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس کام کے لئے دعوت دین اور اقامت دین کی اصطلاحات ہیں۔ یہ مرحلہ مختصر بھی ہو سکتا ہے اور طویل بھی مگر ہے بہت کٹھن اور صبر آزما۔ اس مرحلے میں ختم نبوت ﷺ کے بعد آج خواتین و حضرات کو انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابہ اور صحابیات رضی اللہ عنہم کی طرح مجاہدانہ کردار کی ضرورت ہے۔ خانقاہی کردار اور ہے جب کہ مجاہدانہ کردار ایک بالکل الگ شے ہے۔

بہت خوش نصیب ہیں وہ خواتین جو اس دور میں دعوت دین اور اقامت دین کی جدوجہد میں شریک ہیں اور اپنے حصہ کا کام بھی کر رہی ہیں، اپنے گھر کے مردوں کو بھی اس کام پر آمادہ کر رہی ہیں اور ان کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے گھریلو حالات میں الجھانے کی بجائے انہیں وقت اور مال کا سرمایہ دین کے لئے لگانے کا گھریلو ماحول فراہم کرنے کے لئے کوشاں رہتی ہیں اور بہت خوش نصیب ہیں وہ گھر جن میں ایسا ملکوتی اور جنتی ماحول ہوتا ہے۔

اس کتابچے میں خواتین کے لئے اپنے گھر، برادری اور ماحول میں ایک مثالی مسلمان خاتون بن کر زندگی گزارنے کے لئے رہنمائی دی گئی ہے۔ یہ بات ہر مسلمان خاتون کو ہر وقت سامنے رکھنا ضروری ہے کہ ہمارے ہادی حضرت محمد ﷺ تمام امت کے افراد (خواتین و حضرات) کے لئے نمونہ تھے اور اسوۂ کامل رکھتے تھے۔ تاہم وہ ایک مرد تھے اور خواتین کے لئے خاص نسوانی معاملات میں اللہ تعالیٰ نے ان کے گھر میں بہت سی خواتین جمع فرمادیں۔ ایک مرد! ماں، بہن، بیٹی اور اجنبی عورت کو خواہ کتنا ہی مخلص اور زاہد و عابد ہو، بات نہیں سمجھا سکتا جتنا کہ اپنی بیوی کو سمجھا سکتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کے گھر میں جمع کی جانے والی خواتین تو

آپ کی ازواج ہیں۔ ان ازواج کے انتخاب میں اللہ تعالیٰ نے یقیناً بہت اونچا معیار رکھا ہے۔ اس لئے کہ وہ سید الاولین والآخرین، خیر الانام حضرت محمد ﷺ کے گھر میں جانے والی تھیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

﴿الْحَبِشَتُ لِلْحَبِشِيْنَ وَالْحَبِشُونَ لِلْحَبِشَاتِ ج وَالطَّيِّبَتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ اُولَئِكَ مَبْرُءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ط لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ (نور: 26)

”ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے۔ یہ (پاک لوگ) ان (بدگویوں) کی باتوں سے بری ہیں (اور) ان کے لئے بخشش اور نیک روزی ہے۔“

مزید براں ان خواتین کے سابقہ تعلقات اور ازدواجی زندگی کی یادیں اور اثرات کو مٹانے کے لئے اللہ تعالیٰ ان منتخب (SELECTED) خواتین کی ذہن و فکری و روحانی تطہیر فرمائی ہے۔ اور ایسی تطہیر جو سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے گھر میں بطور زوجہ قدم رکھنے یعنی اہل بیت بننے کے شایان شان ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً﴾ (الاحزاب: 33)

”(اے پیغمبر ﷺ کے اہل بیت) اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (کسی کمند) ناپاکی (کا میل پیکل) دور کر دے اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دے (جیسے پاکیزہ کردار کا حق ہے)“

”وَيُطَهِّرْكُمْ تَطْهِيراً“ کے الفاظ شدت کو ظاہر کر رہے ہیں اور ازواج النبی ﷺ اور رضی اللہ عنہن کے علو مرتبت<sup>(۱)</sup> کی عکاسی کر رہے ہیں۔

خاص نسوانی معاملات از قسم پردہ، گھر سے باہر نکلنے کے معاملات، غیر مردوں سے گفتگو و ارتباط کی حدود، میک اپ، بناؤ سنگھار، نمود و نمائش، گھر کی آرائش اور کچن پکوان کے

تکلفات وغیرہ میں یہ.....ازواج النبی ﷺ ورضی اللہ عنہن، ”ازواجِ مطہرات“ بنادی گئیں اور انہی برگزیدہ خواتین نے بعد میں صحابیات اور مسلمان خواتین کی تربیت کی ہے اور خاص اسلامی گھریلو کلچر نیز چادر اور چادر دیواری کے تصور کے خاکے میں ایسا رنگ بھرا ہے جس کے اثرات آج بھی قائم ہیں۔

یہ ازواجِ مطہرات ہماری آج کی خواتین کے لئے واحد موجود (AVAILABLE) نمونہ ہیں۔ اس نمونہ کی اللہ تعالیٰ نے خود حفاظت بھی فرمائی اور ان خواتین کے لئے بہت سی پابندیاں عائد کر دیں تاکہ رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی تعلیمات محفوظ رہیں۔

ایک خاتون کیلئے شوہر کی اطاعت بہت اہم ہے اگر یہ ازواجِ مطہرات نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد اور نکاح کر لیتیں تو آپ ﷺ کی دی ہوئی تعلیمات ضائع ہونے کا قوی احتمال<sup>(۱)</sup> تھا؛ لہذا.....قرآن پاک میں ان خواتین پر یہ پابندی لگا دی گئی تاکہ تعلیمات نبوی ﷺ مِنْ وَعَنْ<sup>(۲)</sup> (AS IT IS) محفوظ رہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُمْ مِنْ بَعْدِهِ أَبْدًا﴾ (الاحزاب: 53)

”اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو.....“

اور ان مقدس خواتین.....ازواجِ مطہرات نے یہ پابندی دل و جان سے قبول کی اور اس کو نبھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے 46 سال بعد تک حیات رہیں اور 80 سال کی عمر میں 57ھ میں وفات پائی۔

حاصل کلام یہ ہے آج کی مسلم خاتون کے لئے اور قیامت تک کی مسلمان خواتین کے خاص نسوانی معاملات میں ان ازواجِ مطہرات کا طرزِ زندگی ہی اُسوۃ کا ملہ ہے جو بالواسطہ درحقیقت اُسوۃ رسول ﷺ ہی ہے۔ خواتین میں سے جس خوش نصیب خاتون کو نبی اکرم ﷺ جیسا والد اور ازواجِ مطہرات جیسی ماؤں کی تربیت ملی وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ قرآن مجید میں ان ازواجِ مطہرات کو حکم دیا گیا ہے اور یہی حکم بالواسطہ قیامت تک کی خواتین کے لئے ہے:

﴿يَسَاءَ النَّبِيُّ لَسْتَنْ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنْ اتَّقَيْتِنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾ (الاحزاب: 32)

”اے پیغمبر ﷺ کی بیویو! تم عام (مسلمان) عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پر ہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کیا کرو تاکہ ایسا شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی اُمید (نہ) پیدا کر لے اور (ان سے) دستور کے مطابق بات کیا کرو۔“

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا﴾ (الاحزاب: 34)

”اور تمہارے گھروں میں (جو حضور ﷺ کے مسکن ہیں جہاں وحی نازل ہوتی ہے) جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بے شک اللہ باریک بین اور باخبر ہے۔“

آج کی مسلمہ خاتون کو ان ہدایات پر مکمل عمل درآمد کرنے کو ہی اپنی سعادت سمجھنا چاہئے اور ماحول اور معاشرتی دباؤ کے دام سے نکلنا چاہئے۔

آخری بات یہ ہے کہ جیسے اوپر تذکرہ ہوا ہے اور تنظیم اسلامی کی دعوت کا حصہ ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت کو دین پر چلنا چاہئے اور دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔ کم سے کم سطح پر یہی درجہ شہادت اور شہادت علی الناس کی ذمہ داری ہے جو درجہ بدرجہ تمام مسلمان خواتین و حضرات پر عائد ہوتی ہے۔

اس کتابچے میں مجموعی طور پر ایک مسلم خاتون جو دعوت دین اور اقامت دین کا کام کر رہی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس کے لئے اسی اُسوۃ ازواجِ مطہرات کو اہمیت دے کر پیش کیا گیا ہے۔

اس کتابچے کا تیرہواں باب معاشرتی بگاڑ کے عنوان سے ہے۔ جب معاشرے میں نیکی غالب ہو تو مرد و زن بلکہ پورا معاشرہ ایک دوسرے کی آخرت بنانے میں مُمد و معاون ہوتا ہے اور جب معاشرے میں بگاڑ حد سے بڑھ جائے تو ہر چیز فتنہ بن جاتی ہے عورت مرد

کے لیے اور مرد عورت کے لیے۔ مرد بگڑتے ہیں تو فساد فی الخلق، شراب اور بدکاری عام ہو جاتی ہے، مرد خدائی کے دعوے کرتے ہیں لوگوں سے سجدے کراتے ہیں۔..... ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے ان پہلوؤں کی بھی نشان دہی فرمائی ہے کہ جب خاتون بگڑتی ہے تو معاشرے میں فتنہ بن جاتی ہے اور اس کا کردار شیطان کے ایجنٹ کا ہو جاتا ہے ایسے کردار سے بچنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دعوت دین اور اقامت دین کے لیے اپنے حصے کا کام تن دہی اور نیک نیتی سے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین — نیز دنیا اور آخرت میں بھلائیاں عطا فرمائے، آمین۔

خاکسار

(مختار حسین فاروقی)

## کچھ قابل توجہ امور

اللہ تعالیٰ نے جو بھی تخلیق کی ہے اس میں ہر چیز کو جوڑا پیدا کیا ہے، از روئے قول ربّانی:

﴿سُبْحَنَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ﴾ (یس: 36)

”پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے خواہ وہ نباتات ہو خواہ انسان، اور ایسی مخلوق بھی جو انسان نہ جانتے ہوں۔“

اور ان جوڑوں میں نسبت بھی ایسی ہے کہ دونوں مل کر اکائی بنتے ہیں اور ایک دوسرے کی تکمیل کا ذریعہ ہیں۔ سورج اور چاند، آسمان اور زمین، سمندر اور خشکی، حیوانات کی تمام اقسام اور خود انسان! ان جوڑوں کو اللہ تعالیٰ نے علیحدہ علیحدہ صلاحیتیں عطا کی ہیں اور دائرہ کار بھی علیحدہ علیحدہ معین کیا ہے۔ ان جوڑوں میں سے ایک کی حیثیت فاعلی ہے اور دوسرے کی انفعالی، لیکن اس میں کسی کی توہین کا پہلو نہیں ہے، کیونکہ ہر ایک کا کام اپنی نوعیت کا ہے اور اسی کو زیب دیتا ہے، آسمان بارش برساتا ہے لیکن کھیتی نہیں اگاتا، سورج آگ برساتا ہے لیکن چاند جیسی ٹھنڈک مہیا نہیں کرتا۔

اب آئیے اس جوڑے کی طرف جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام جوڑوں پر شرف بخشا ہے، یعنی مرد اور عورت۔ اس کے بارے میں خود پیدا کرنے والے نے فرمایا کہ شرفِ انسانیت کے لحاظ سے ان میں سے کوئی بھی بڑھیا ہے اور نہ گھٹیا۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً﴾ (النساء: 1)

”اے انسانو! اپنے مالک کی نافرمانی سے بچو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا اور اس نوع سے اس کا جوڑا بھی پیدا کیا ہے اور پھر ان دونوں سے کثیر تعداد میں مرد اور عورتیں پھیلا دی ہیں۔“

پھر فرمایا:

غور کیجئے کہ مردوں کے لئے مختصر سادہ و نکاتی حکم صادر فرمانے کے بعد عورتوں کے لئے گھر کے اندر جو پردہ مطلوب ہے اس کے بارے میں ان کے حالات کے مطابق کیسی تفصیل آ رہی ہے:

”اور اس کی ترمیم نہ کرو جس کی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ مردوں کو ان کے کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کئے اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کئے (اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر جو کوئی بھی نیکی کمائے گا تو وہ اسے ہی ملے گی)۔ اور اللہ سے اس کا فضل ہی مانگا کرو، بے شک اللہ ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے۔“

یہی تو اللہ تعالیٰ نے مردوں میں سے کتنے مردوں کو ایک دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے اور عورتوں میں سے کتنی عورتوں کو باہم فضیلت سے نوازا ہے ﴿انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ (بنی اسرائیل: 21) ”دیکھو کیسے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دے رکھی ہے۔“ یہ تو اس دنیا کی رنگارنگی اور ابتلاء کے لوازمات میں سے ہے۔ اور یہ تو اس حد تک ہے کہ ایک درخت کے پھلوں کے ذائقہ میں بھی تفاوت ہوتا ہے۔ دوسری طرف پھلوں کو دوسرے پھلوں پر فضیلت ہوتی ہے۔ قرآن مجید کے اکثر و بیشتر احکامات تو ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کے صیغہ سے آئے ہیں لیکن جہاں مرد و عورت کے معاملات علیحدہ علیحدہ ہیں وہاں ان کو خطاب بھی علیحدہ علیحدہ کیا گیا ہے اور اسی سے مرد اور عورت کے دائرہ کار میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ اس کی بہترین مثال سورہ نور کی وہ آیات ہیں جن میں ستر یعنی گھر کے اندر کے پردے کے احکامات صادر فرمائے گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَعْضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ط ذَلِكِ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾ (النور: 30)

اور فرمایا:

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ



﴿سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (النور: 60)

”اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی وہ اپنے (زائد) کپڑے (برقعہ/ بڑی چادر وغیرہ) اتار لیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں، بشرطیکہ اپنی زینت کی چیزیں نہ ظاہر کریں، اور اگر اس سے بچیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔“

ان آیات کی روشنی میں ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ دونوں کے دائرہ کار اور ستر کے احکامات میں کیا فرق ہے، پھر سورہ احزاب میں تو پوری طرح اس چیز کو نمایاں کر دیا گیا ہے کہ عورتوں کا اصل مقام گھر کی چار دیواری ہے اور ان کی اصل ذمہ داری اولاد کو مستقبل کا معمار بنانا ہے۔ عورتوں کے لئے اصل اسوہ چونکہ ازواجِ مطہرات تھیں اس لئے ان کے حوالے سے ان کو احکامات دیئے گئے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات اگرچہ مومنین کی مائیں تھیں پھر بھی ان کو اسوہ بنانے کیلئے ان تمام احکامات کا پابند بنایا گیا جو باقی عورتوں کیلئے مطلوب تھے:

﴿يُنْسَاءُ النَّبِيُّ لَسْتَنْ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنْ اتَّقَيْتِنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيْطْمَعِ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (الاحزاب: 32، 33)

”اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں، اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو نرم اور شیریں انداز سے بات نہ کیا کرو، مبادا دل کی خرابی کا بتلا کوئی شخص (منافق) لالچ میں پڑ جائے، بلکہ صاف سیدھی بات کرو، اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج نہ دکھاتی پھرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔“

اور پھر فرمایا:

﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ (الاحزاب: 53)

”اور (اے مومنو!) جب تم ان (امہات المومنین) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگو۔“

جب گھر میں قرار پکڑنے اور حجاب کے احکام آگئے تو عورت کا اصل دائرہ کار گھر متعین ہو گیا۔ اب یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر گھر سے باہر نکلنا ہو تو کیا کیا جائے۔ فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ (الاحزاب: 59)

”اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں، یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔“

قرآن مجید کی ان ہدایات کو مد نظر رکھ کر اگر دیکھا جائے تو عورت کا اصل مقام تو گھر کی ذمہ داریاں ہی قرار پاتا ہے، نبی اکرم ﷺ کے فرمودات کے ذخیرہ سے اس کی تفصیل اور جزئیات کا بیان معلوم ہوتا ہے، جو کتابچہ میں دی جا رہی ہیں۔ آج کل عورت نے خود نمائی کے جذبے کے تحت جو کام اپنے ذمے لے لئے ہیں، دیکھا جائے تو وہ اصل میں عورت کی تذلیل کا سامان ہے کہ وہ گھر کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ مرد کے حصہ کا کام بھی کرے اور معاشرے کی نظروں میں پھر بھی حقیر ہی رہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا إِذَا هِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا)) (صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ)

”یقیناً عورت چھپانے کی چیز ہے۔ وہ جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے اوپر سے جھانکتا ہے (یعنی اس پر مسلط ہو جاتا ہے)۔ وہ اپنے رب کی خوشنودی سے قریب تر ہوتی ہے جب اپنے گھر کے اندرونی کمرے میں ہوتی ہے۔“

یہ ہے خالق کائنات کی وہ ہدایت جو اس نے ان دونوں کیلئے سیدھی راہ معین کرنے کی خاطر نازل کی ہے اور جس کی موزوں ترین صورت وہ ہے جس پر اس کے رسول ﷺ نے عمل کر کے ہمارے لئے اسوہ حسنہ چھوڑا ہے۔

(رحمت اللہ بڑ)

## تنظیم اسلامی کی قراردادِ تاسیس سے ایک اقتباس

”ہمارے نزدیک دین کا اصل مخاطب فرد ہے۔ اُسی کی اخلاقی و روحانی تکمیل اور فلاح و نجات، دین کا اصل موضوع ہے، اور پیش نظر اجتماعیت اصلاً اسی لیے مطلوب ہے کہ وہ فرد کو اس کے نصب العین یعنی رضائے الہی کے حصول میں مدد دے۔

لہذا پیش نظر اجتماعیت کی نوعیت ایسی ہونی چاہیے کہ اُس میں فرد کی دینی اور اخلاقی تربیت کا محققہ، لحاظ رکھا جائے اور اس امر کا خصوصی اہتمام کیا جائے کہ اس کے تمام شرکاء کے دینی جذبات کو جلا<sup>(۱)</sup> حاصل ہو، ان کے علم میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے، ان کے عقائد کی تصحیح و تطہیر ہو، عبادات اور اتباعِ سنت سے اُن کا شغف<sup>(۲)</sup> اور ذوق و شوق بڑھتا چلا جائے، عملی زندگی میں حلال و حرام کے بارے میں اُن کی حس تیز تر اور اُن کا عمل زیادہ سے زیادہ مبنی بر تقویٰ ہوتا چلا جائے اور دین کی دعوت و اشاعت اور اس کی نصرت و اقامت کے لیے اُن کا جذبہ ترقی کرتا چلا جائے۔ ان تمام اُمور کے لیے ذہنی اور علمی رہنمائی کے ساتھ ساتھ عملی تربیت اور تاثیرِ صحبت کے اہتمام کی جانب خصوصی توجہ ناگزیر ہے۔

دعوتِ دین کے ضمن میں ہمارے نزدیک ”الْكَدِّينُ النَّصِيحَةُ“<sup>(۳)</sup> کی روح اور ”الْأَقْرَبُ فَلَا قُرْبَ“<sup>(۴)</sup> کی تدریج ضروری ہے۔ لہذا دعوت و اصلاح کے عمل کو فرد سے اولاً کنبہ اور خاندان اور پھر تدریجاً ماحول کی جانب بڑھانا چاہیے۔ اس ضمن میں نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام ناگزیر ہے۔“



## پہلا باب

### اخلاصِ نیت

(1) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَىٰ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَىٰ دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَىٰ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)) (رواه بخاری و مسلم)

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”بے شک تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق پھل ملتا ہے تو جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی (یعنی اللہ اور رسول کی رضا جوئی و اطاعت کے سوا اس کی ہجرت کا اور کوئی باعث نہیں تھا) تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی کی طرف ہوئی (یعنی اسی کو اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرنے کا مقرر راجر ملے گا) اور جس شخص نے ہجرت کی کسی دنیاوی غرض حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی۔“

### قلبِ انسانی پر اللہ کی نگاہ

(2) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صَوْرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ”اللہ تمہاری شکل و صورت اور تمہارے مال کو نہ دیکھے گا بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھے گا۔“

### اہل ایمان کے لئے اخروی انعامات

(3) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ،

(۱) چمک، اضافہ (۲) محبت، رغبت (۳) دین خیر خواہی کا نام ہے

(۴) اس اصطلاح کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے زیادہ حق اس کا ہے جو سب سے زیادہ قربی ہے۔

فَأَقْرُوا إِن شِئْتُمْ، ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ (السجده: ۱۷) (بخاری و مسلم)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، جس کے بارے میں کسی کان نے نہیں سنا اور کسی کے دل میں اس کا خیال تک نہیں گزرا تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ فَلَا تَعْلَمُ..... (إِلَى الْخَوْرَهَا) ”کوئی شخص نہیں جانتا کہ نیک بندوں کیلئے کتنا آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان اور کتنی خوشیاں ہیں جو پوشیدہ رکھی گئی ہیں“ (جو قیامت میں ملیں گی)۔

### جنت و دوزخ کے نشان راہ

(4) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمُكَارِهِ)) (بخاری)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جہنم کو لذتوں اور نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو سختیوں اور مشقتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔“

### آخری کامیابی — آزمائشوں کی راہ سے

(5) عَنْ خُبَّابِ بْنِ الْأَرْتِّ قَالَ شَكُونَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مَتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ ((كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيَجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِإِثْنَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيَمْشِطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهُ لَيَتَمَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكْبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوْ الذَّنْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ)) (بخاری)

حضرت خباب بن الارتؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں چادر سر کے نیچے رکھ کر لیٹے ہوئے تھے (اُس زمانے میں مکہ والے بے پناہ ظلم و ستم مسلمانوں پر توڑ رہے تھے) ہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ، آپ ہمارے لئے اللہ کی مدد طلب نہیں کرتے؟ آپ ﷺ اس ظلم کے خاتمہ کی دعا نہیں کرتے؟ آخر یہ سلسلہ کب تک دراز ہوگا؟ کب یہ مصائب ختم ہوں گے؟ حضور ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ”تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں کہ ان میں سے کسی کے لئے گڑھا کھودا جاتا، پھر اسے اس گڑھے میں کھڑا کیا جاتا، پھر آرا لایا جاتا اور اس سے اس کے جسم کو چیرا جاتا، یہاں تک کہ اس کے جسم کے دو ٹکڑے ہو جاتے پھر بھی وہ دین سے نہ پھرتا اور اس کے جسم سے لوہے کے کنگھے چھوئے جاتے جو گوشت سے گز کر ہڈیوں اور پٹھوں تک پہنچ جاتے، مگر وہ اللہ کا بندہ حق سے نہ پھرتا۔ تم ہے خدا کی یہ دین غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ سوار صنعاء (یمن) سے حضرموت تک کا سفر کرے گا اور راستہ میں اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔ البتہ چرواہے کو صرف بھیڑیوں کا خوف رہے گا کہ کہیں بکری اٹھانہ لے جائیں۔ لیکن (افسوس) تم لوگ جلدی کرتے ہو۔“

## دوسرا باب

### نماز گناہوں کو مٹاتی ہے

(6) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ؟)) قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالَ ((فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا)) (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر کوئی نہر ہو جس میں وہ ہر دن پانچ بار غسل کرتا ہو تو بتاؤ اس کے جسم پر کچھ بھی میل کچیل باقی رہ سکتا ہے۔“ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ”نہیں! اس کے جسم پر ذرا بھی میل کچیل نہیں رہے گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے، اللہ ان

نمازوں کے ذریعہ گناہوں کو مٹاتا ہے۔“

### زکوٰۃ — معاشی توازن کے لئے

(7) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُوْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ فُتْرَدُ عَلَى فَقَرَاءِهِمْ)) (متفق علیہ)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لیا جائے گا اور اسے ان کے ضرورت مندوں کو لوٹایا جائے گا۔“

### عدم ادائیگی زکوٰۃ مال کی بربادی کا موجب ہے

(8) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالًا قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَتُهُ)) (مشکاۃ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ”جس مال میں سے زکوٰۃ نہ نکالی جائے اور اُسی میں ملی جلی رہے تو وہ مال کو تباہ کر کے چھوڑتی ہے۔“

### باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے کی حرمت

(9) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تَبْلُغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحْجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾)) (سنن الترمذی)

”حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ”جس کے پاس زادراہ اور سواری ہو بیت اللہ تک پہنچانے کے لئے اور وہ پھر بھی حج نہ کرے تو اس کے لئے کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی۔ اور یہ اس بنیاد پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ لوگوں پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جس کو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔“

### روزے کی فضیلت و اہمیت

(10) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ عَمَلٍ بَنِي آدَمَ يُصَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرَةً أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ يَقُولُ اللَّهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدْعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ (وَلِلْبَحَارِ شَهْوَاتَهُ) مِنْ أَجْلِي وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَئِنْ لَمْ يَكُلْ وَلَمْ يَشْرَبْ لَمِنْ أَجْلِ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ، الصَّوْمُ جَنَّةٌ)) (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کہ اللہ تعالیٰ انسان کے ہر نیک کام کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی جتنا چاہیں زیادہ عطا کرتے ہیں البتہ اللہ فرماتے ہیں روزہ اس سے مستثنیٰ ہے پس روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (جتنا چاہوں گا) اجر عطا کروں گا کہ روزے دار میری خاطر اپنا کھانا پینا (اور اپنی دیگر خواہشات) <sup>(۱)</sup> چھوڑتا ہے۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک تو اس کو افطار کے وقت ملتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ملے گی اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ محبوب ہے اور روزہ ڈھال ہے، روزہ ڈھال ہے۔“

### حلال و حرام سے لاپرواہی

(11) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمْ مِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ)) (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال کمایا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔“

(۱) یہ الفاظ بخاری کے ہیں

## احتیاط کی راہ

(12) عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الْحَلَالُ بَيْنَ، وَالْحَرَامُ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ تَرَكَ مَا شَبَّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتَرَكَ، وَمَنْ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشْكُ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقَعَ مَا اسْتَبَانَ، وَالْمَعَاصِي حِمَى اللَّهِ، مَنْ يَرْتَعِ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ)) (بخاری)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی، لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں، تو جو شخص مشتبہ گناہ سے بچے گا وہ بدرجہ اولیٰ کھلے ہوئے گناہوں سے بچے گا اور جو شخص مشتبہ گناہوں کے کر ڈالنے میں جرات دکھائے گا تو کھلے ہوئے گناہوں میں اس کا پڑ جانا بہت زیادہ متوقع ہے اور معصیتیں اللہ کا ممنوعہ علاقہ ہیں (جس کے اندر کسی کو جانے کی اجازت نہیں اور اس کے اندر بلا اجازت گھس جانا جرم ہے) جو جانور ممنوعہ علاقہ کے آس پاس چرتا ہے اس کا ممنوعہ علاقہ میں جا پڑنا بہت زیادہ متوقع ہے۔“

## تجربہ کی زندگی — فساد کا سبب

(13) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرَوْجُوهُ، إِنْ لَا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ)) (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تمہارے ہاں شادی کا پیغام کوئی ایسا شخص لائے جس کے دین و اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کر دو، اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑی خرابی پیدا ہوگی۔“

## تیسرا باب

### والدہ سے حسن سلوک

(14) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ! مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ ((أُمُّكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ((أُمُّكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ((أُمُّكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ((أُمُّكَ)) ..... وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ((أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ)) (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اسے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”تیری ماں“ اس نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”تیری ماں“ اس نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”تیری ماں“ اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”تیرا باپ“ ایک اور روایت کے مطابق آپ ﷺ نے ”پھر دوبارہ ماں کا اور تیسری بار باپ کا ذکر فرمایا اور کہا پھر درجہ بدرجہ جو تیرے قریبی رشتہ دار لوگ ہوں۔“

(15) عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمِّهَاتِ)) (متفق علیہ)

حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بلاشبہ اللہ نے تم پر اپنی ماؤں کی نافرمانی اور حق تلفی حرام کر دی ہے۔“

### والدین کی خدمت کا صلہ جنت ہے

(16) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ)) قِيلَ مَنْ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ ((قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو)“ یہ بات آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمائی۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کون ذلیل ہو؟ (یعنی یہ جملہ کن لوگوں کے بارے میں آپ ﷺ فرما رہے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”وہ شخص جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا ان دونوں میں ایک کو یاد دونوں کو پھر وہ (ان کی خدمت کے ذریعے) جنت میں داخل نہ ہو سکے۔“

### اعلیٰ صلہ رحمی

(17) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((كَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي، وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ وَصَلَّاهَا)) (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”وہ شخص جو بدلہ میں رشتہ داری کا لحاظ کرتا ہے وہ مکمل درجہ کی صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے، کمال درجہ کی صلہ رحمی یہ ہے کہ جب دوسرے رشتہ دار اس کے ساتھ بے تعلقی کریں تو یہ ان کے ساتھ اپنا تعلق جوڑے اور ان کا حق دے۔“

### چوتھا باب

### مثالی خاتون

(18) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ ((الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ)) (نسائی)

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسی عورت بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”وہ عورت جب اس کا خاوند اسے دیکھے تو اسے خوش کرے، جب اس کو حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنی ذات اور اپنے مال میں اس کی ایسی مخالفت نہ کرے جو اس کو ناگوار ہو۔“

(19) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْذُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعٍ

الْذُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)) (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دنیا متاع (برتنے کا سامان) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے۔“

### کون سی عورت جنت میں؟

(20) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوَّجَهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ)) (ترمذی)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو عورت فوت ہوئی اس حال میں کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی۔“

(21) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَأَحْصَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)) (مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”عورت جب کہ وہ پانچوں وقت کی نماز پڑھے، اور رمضان کے روزے رکھے، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔“

### عورت کے حقوق

(22) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)) (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہوں۔“

(23) عَنْ سُرَّاقَةَ بِنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ إِبْتِئْتُكَ مَرْدُودَةً إِلَيْكَ كَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ)) (مشکوٰۃ)

حضرت سراقہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں افضل صدقے کی خبر نہ دوں، تیری بیٹی جو تیری طرف لوٹا دی گئی ہے، تیرے سوا اس کے لیے کوئی کمانے والا نہیں ہے۔“

## پانچواں باب

### عورت کی ذمہ داریاں

عورت گھر کی نگران اور اس بارے میں جوابدہ ہے

(24) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ سردار (قوم کا) ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، مرد اپنے گھروالوں کا ذمہ دار ہے اور اُس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر پر نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا ہوگی اور ملازم اپنے مالک کے مال پر نگران ہے اور اس سے اس بارے میں سوال ہوگا، کیونکہ ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اسے اس کی ذمہ داری کی جوابدہی کرنا ہوگی۔“

### اولاد کو نماز کی تلقین کرنا

(25) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاصْرِبْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ

عَشْرِ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)) (ابوداؤد)

سیدنا عبداللہ بن عمرو ابن العاصؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں، اور نماز کے لئے ان کو مارو جب وہ دس سال کی عمر کے ہو جائیں۔ اور اس عمر کو پہنچنے کے بعد ان کے بستر الگ کر دو۔“

### اولاد کی صحیح تربیت — صدقہ جاریہ

(26) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے، یا ایسا علم چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، تیسرے نیک لڑکا جو اس کے لئے دعا کرتا ہے۔“

### لڑکیوں کی تربیت کا صلہ

(27) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ)) وَصَمَّ أَصَابِعُهُ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آئیں گے جیسے میرے ہاتھ کی دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں۔“

### بیٹی آگ سے نجات کا ذریعہ ہے

(28) عَنْ عَائِشَةَ ٱ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَفَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ

قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ ((مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں، وہ مجھ سے کچھ مانگنے کے لئے آئی تھی۔ اس وقت میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نہ تھا، وہی میں نے اسے دے دی۔ اس نے اس کھجور کو ان دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اٹھی اور چلی گئی۔ اس کے بعد جب نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اُس عورت کا حال بیان کیا کہ باوجود بھوکی ہونے کے اس نے اپنے اوپر اپنی دو بچیوں کو ترجیح دی۔ آپ نے فرمایا کہ ”جس شخص کو ان بچیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا گیا، پھر اس نے ان بچیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بچیاں اس کے لئے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔“

### یتیم کی کفالت

(29) عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا)) وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا (بخاری)

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں اور یتیم کا سرپرست، ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ یہ کہہ کر آپ ﷺ نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔“

### چھٹا باب

### حقوق العباد

### مسلمانوں کی پردہ دری سے بچنا

(30) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَكُمُ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا

الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَعْيِرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يُفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ)) (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور نہایت بلند آواز سے فرمایا ”اے وہ لوگو! جو اپنی زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان تمہارے دلوں میں نہیں اترتا ہے، تم لوگ مسلمانوں کو ایذا مت پہنچاؤ اور نہ ان کو عار دلاؤ، اور نہ ان کے عیوب کے پیچھے پڑو۔ جو لوگ اپنے مسلمان بھائی کے عیب کے پیچھے پڑیں گے تو اللہ ان کے عیب کے پیچھے پڑ جائے گا۔ اور جس شخص کے عیب کے پیچھے اللہ پڑ جائے گا اسے رسوا کر ڈالے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔“

### مسلمان کے چھ حقوق

(31) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ ((إِذَا لَقَيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدُّهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں“ پوچھا گیا کہ وہ کیا ہیں اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”جب تو مسلمان بھائی سے ملے تو اس کو سلام کر، اور جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کر، اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو تو اُس سے خیر خواہی کر، اور جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تو اس کا جواب دے، اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر۔ اور جب وہ مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔“<sup>(۱)</sup>

(۱) دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے لہذا مندرجہ بالا حکم مردوں کے ساتھ مخصوص سمجھا جائے گا۔



### مہمان نوازی ایمان کا تقاضہ ہے

(32) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ)) (بخاری و مسلم)  
نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”جو لوگ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ اپنے  
مہمانوں کی خاطر داری کریں۔“

### پڑوسی کو پریشان نہ کرنا

(33) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يُؤْمِنُ  
بِجَارَةِ بَوَائِقِهِ)) (مسلم)  
حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”وہ شخص جنت میں داخل نہیں  
ہوگا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ رہے۔“

### پڑوسیوں کی خبر گیری

(34) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَحْتَ مَرْقَةً فَأَكْثِرُ  
مَاءَهَا وَتَعَاهَدُ جِيرَانَكَ)) (مسلم)  
حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ابو ذر! جب تو شور بہ پکائے تو  
کچھ پانی زیادہ کر دے اور اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کر۔“

### پڑوسیوں کو ہدیے دینا

(35) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ((يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ  
بِجَارَةِ لِحَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسَنَ شَاةٍ)) (بخاری و مسلم)  
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کرتے تھے ”اے  
مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ ایک بکری کی گھری  
(پاؤں) ہی کیوں نہ ہو۔“

### حقوق العباد میں کوتاہی کا عظیم نقصان آخرت

(36) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوا  
الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ  
يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا  
وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ  
وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فُتِنَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ  
خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)) (مسلم)  
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”کیا تم جانتے ہو کہ مفلس  
کون ہوتا ہے؟“ لوگوں نے کہا کہ مفلس ہمارے یہاں وہ شخص کہلاتا ہے جس کے پاس نہ تو  
درہم ہوں اور نہ کوئی سامان زندگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”میری امت کا مفلس وہ ہے جو  
قیامت کے دن اپنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ حاضر ہوگا۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ اُس  
نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو قتل کیا ہو  
گا، کسی کو ناحق مارا ہوگا تو ان تمام مظلوموں کو اس کی نیکیاں بانٹ دی جائیں گی، پھر اگر اس  
کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور مظلوموں کے حقوق باقی رہے تو ان کی برائیاں اس کے حساب میں  
ڈال دی جائیں گی، اور پھر اسے جہنم حوالے کر دیا جائے گا۔“

### حیوانات کے حقوق — جانوروں کو پانی پلانا

(37) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ  
عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بَيْتًا، فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهْتُ  
يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ  
مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي، فَنَزَلَ الْبَيْتَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، فَسَقَى  
الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغُفِرَ لَهُ)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَإِنَّا لَنَا فِي

الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ ((نَعَمْ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)) (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک آدمی راستہ میں جا رہا تھا اس کو بہت زیادہ پیاس لگی ادھر ادھر دیکھا، ایک کنواں ملا، وہ اُس میں اتر گیا اور پانی پیا۔ (ڈول اور سی نہیں تھی) جب کنوئیں سے باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے زبان نکالے ہوئے بھیگی مٹی کھا رہا ہے۔ اس آدمی نے اپنے دل میں سوچا کہ اس کتے کو اتنی ہی شدید پیاس لگی ہے جتنی شدید پیاس مجھے لگی تھی، وہ فوراً کنوئیں میں اتر گیا، اپنے چمڑے کے موزہ میں پانی بھر کر منہ میں تھامے باہر آیا اور کتے کو پلایا تو اللہ نے اُس کے عمل کی قدر کی اور اس کی مغفرت فرمادی۔“ لوگوں نے پوچھا کیا چوپایوں پر بھی رحم کرنے پر ثواب ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہر جان دار کے ساتھ رحم کرنے پر ثواب ملتا ہے۔“

## ساتواں باب

### عورت اور پردہ

(38) جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَادٍ وَهِيَ مُتَنَبِّئَةٌ تَسْأَلُ عَنْ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ، فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكَ وَأَنْتِ مُتَنَبِّئَةٌ؟ فَقَالَتْ إِنْ أَرَزَهُ ابْنِي فَلَمْ أَرَزْ حَيَّائِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكَ لَهُ أَجْرٌ شَهِيدِينَ)) قَالَتْ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ ((لَأَنَّهُ قَتَلَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ))

(ابوداؤد، کتاب الجہاد باب فضل قتال الروم علی غیرہم)

ایک خاتون جس کا نام ام خلاؤ تھا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے کا، جو مقتول ہو چکا تھا انجام دریافت کرنے آئی اور وہ نقاب پہنے ہوئے تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے (ان کی استقامت پر) تعجب کرتے ہوئے کہا کیا تو اپنے بیٹے کا حال معلوم کرنے آئی

ہے اور نقاب کئے ہوئے ہے؟ انہوں نے جواب دیا میرا بیٹا مرا ہے میری حیا تو نہیں مری۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کو تسلی دی کہ ”تمہارے بیٹے کو دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔“ اس نے پوچھا ایسا کیوں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اس لیے کہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔“

## حجۃ الوداع کے سفر کے متعلق حضرت عائشہؓ کا فرمان

(39) كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مُحَرَّمَاتٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا جَاوَزْنَا أَسَدَلْتُ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا إِلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَا أَوْ كَشَفْنَا (ابوداؤد)

”قالے ہمارے پاس سے گزرتے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھیں جب قالے ہمارے سامنے آتے ہم بڑی چادر کی طرف سے چہرے پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم اس کو اٹھا دیتیں۔“ جنس مخالف کا ایک دوسرے کو دیکھنا شیطان کو دراندازی کا موقع فراہم کرتا ہے۔

## جنس مخالف کو دیکھنا شیطان کی دراندازی کا باعث ہے

(40) وَفِي حَدِيثٍ عَلِيٍّ فِي قِصَّةِ الْحَجِّ ..... وَاسْتَفْتَتْ جَارِيَةً شَابَّةً مِنْ خُثْعَمٍ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ أَفِيَجْزِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ ((حُجِّي عَنْ أَبِيكَ)) قَالَ وَلَوْ أَعْنَقَ الْفُضْلُ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ لَوَيْتَ عَنْ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ ((رَأَيْتُ شَابًا وَ شَابَةً فَلَمْ أَمْنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا)) (ترمذی)

حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خُثْعَم قبیلے کی ایک نوجوان لڑکی نے آپ سے فتویٰ طلب کیا اور عرض کیا میرا باپ بہت بوڑھا ہے، فریضہ حج اس کے ذمے ہے اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا اس کو کافی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ (اس

دوران) آپ ﷺ نے فضل کی گردن کو پھیر دیا، تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے اپنے چچا کے بیٹے کی گردن کیوں دوسری طرف پھیر دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں نے ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی کو دیکھا وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور میں نے دونوں کو شیطان کے خطرے سے محفوظ نہ پایا“۔ شوہر کے قریبی رشتہ داروں سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

### شوہر کے قریبی رشتہ داروں سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے

(41) عَنْ عَقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالذُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَارَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمُو قَالَ ((الْحَمُو الْمَوْتُ)) (متفق علیہ)

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”غیر محرم عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو“۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا آپ ﷺ دیور کے متعلق بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”دیور تو موت ہے“۔

**نوٹ:** شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ خاوند کے باپ، دادا اور بیٹوں کے علاوہ دیگر تمام سسرالی رشتہ دار مرد بھی دیور ہی کے حکم میں ہیں۔ (بحوالہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کتاب النکاح)

### گھر کی چار دیواری

(42) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَحْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا)) (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عورت کا اپنی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے اور اس کا اپنے چورخانہ میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنی کوٹھڑی میں نماز پڑھے“۔

(43) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ بِيَوْتِهِنَّ خَيْرَ لِهِنَّ)) (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو البتہ ان کے گھرانے کے لیے بہتر ہیں کہ (وہاں ہی نماز پڑھیں)“۔

(44) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ ((لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)) (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ رہے مگر محرم کے ساتھ اور نہ ہی کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے“۔

## آٹھواں باب

### عورت اور جہاد

(45) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ ((نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالٌ فِيهِ الْحُجُّ وَالْعُمْرَةُ)) (سنن ابی ماجہ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ عورتوں پر جہاد ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں ان پر جہاد ہے جس میں قتال نہیں، فرمایا حج اور عمرہ کہ وہ عورتوں کا جہاد ہے“۔

(46) عَنْ حُشْرِجِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ إِنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً خَيْرَ سَادِسَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَلَبَّغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ إِلَيْنَا فَحِجْنَا فَرَأَيْنَا فِيهِ الْعُضْبَ فَقَالَ ((مَعَ مَنْ خَرَجْتُمْ وَبِإِذْنٍ مَنْ خَرَجْتُمْ)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ

اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْرٌ سَهْمَ لَنَا كَمَا أَسْهَمَ لِلرِّجَالِ فَقُلْتُ لَهَا جَدَّةٌ وَمَا كَانَ ذَلِكَ قَالَتْ تَمَرًا۔ (رواه احمد و ابو داؤد)

حشر بن زیاد اپنی دادی (ام زیاد الاشجیہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوہ خیبر کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلیں۔ چھ عورتوں میں سے چھٹی وہ تھیں۔ کہتی ہیں جب حضور اکرم ﷺ کو ہمارے نکلتے کی اطلاع ہوئی آپ نے ہمیں بلایا۔ ہم حاضر ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو غضب ناک پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا ”تم کس کے ساتھ نکلیں اور کس کی اجازت سے نکلیں؟“ ہم نے عرض کی کہ ہم چلی آئیں، اون کا تعلق ہیں، کچھ اللہ کا کام کرتی ہیں۔ ہمارے پاس کچھ مرہم پٹی کا سامان ہے۔ ہم تیر پکڑائیں گی، ستو گھول کر پلا دیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”چلو، واپس جاؤ“ پھر جب اللہ نے خیبر فتح کروایا تو حضور اکرم ﷺ نے ہم کو مردوں کی طرح حصہ دیا۔ میں نے پوچھا کہ دادی اماں کیا چیز ملی تھی۔ دادی نے کہا کھجوریں۔

## نواں باب

### اخلاقی برائیاں

#### تکبر اور جمال پسندی — دو مختلف چیزیں ہیں

(47) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ وَ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمَطُ النَّاسِ)) (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وہ شخص جس

کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا جنت میں داخل نہ ہو سکے گا“۔ اس پر ایک آدمی نے پوچھا آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں (تو کیا یہ بھی کبر میں داخل ہے اور کیا ایسا ذوق رکھنے والا جنت سے محروم رہے گا) آپ ﷺ نے فرمایا ”نہیں یہ تکبر نہیں ہے اللہ پاکیزہ ہے اور صفائی ستھرائی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر تو یہ ہے کہ حق کا انکار کرنا کر دیا جائے یا حق کو جھٹلا دیا جائے اور اس کے بندوں کو حقیر گردانے کا نام ہے۔“

### ظلم — قیامت اور ظلم کی تاریکیاں

(48) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الظُّلُمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ظلم قیامت کے دن ظالم کے لئے سخت اندھیرا بنے گا۔“

### غصہ — غصہ پر قابو رکھنا

(49) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)) (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”طاقتور وہ شخص نہیں ہے جو گشتی میں دوسروں کو پچھاڑ دیتا ہے۔ بلکہ طاقتور تو درحقیقت وہ ہے جو غصہ کے موقع پر اپنے اوپر قابو رکھتا ہے۔“ (یعنی غصہ میں آکر کوئی ایسی حرکت نہیں کرتا جو اللہ اور رسول ﷺ کو ناپسند ہے)۔

### جھوٹ اور نفاق

(50) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا، إِذَا اُتْمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)) (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”چار خصلتیں جس شخص میں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا اور جس شخص کے اندر ان میں سے کوئی ایک

خصلت ہوگی تو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہوگی، یہاں تک کہ اس کو ترک کر دے۔  
(وہ چار خصلتیں یہ ہیں) جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے، اور  
جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، اور جب کسی سے اس  
کا جھگڑا ہو جائے تو گالی گلوچ پڑا کر آئے۔

### جنت چاہتے ہو تو جھوٹ چھوڑ دو

(51) عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ  
لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ إِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ  
الْكُذْبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ))  
(ابو داؤد)

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص جھگڑا چھوڑ دے اگر چہ وہ  
حق پر ہو، تو میں اس کے لئے عام درجے کی جنت میں ایک گھر کا ذمہ لیتا ہوں اور جو جھوٹ  
نہ بولے اگرچہ ہنسی کے طور پر ہی کیوں نہ ہو تو میں اس کے لئے وسط درجے کی جنت میں  
ایک گھر کا ذمہ لیتا ہوں۔ اور جو اپنے اخلاق کو بہتر بنا لے تو میں اُس کے لئے جنت کے سب  
سے اونچے درجے میں گھر کا ذمہ لیتا ہوں۔“

### بدترین عادت — دورِ خاپن

(52) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
ذَ الْوُجْهِينِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلًا بِوَجْهِهِ وَهُولًا بِوَجْهِهِ)) (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم قیامت کے دن بدترین  
آدمی اُس شخص کو پاؤ گے جو دنیا میں دو چہرے رکھتا تھا، کچھ لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ  
ملتا تھا اور دوسرے لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ۔“

### حسد نیکیوں کے لئے آگ

(53) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّا كُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ

الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ)) (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ”اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ، اس لئے  
کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے“ (جلادیتی ہے)۔

### اخلاقی خوبیاں

#### قائد عوام کی خیر خواہی

(54) عَنْ تَعِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الَّذِينَ النَّصِيحَةُ)) ثَلَاثًا، قُلْنَا لِمَنْ؟  
قَالَ ((لِللَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ)) (مسلم)  
حضرت تیمم داریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ”دین خلوص و خیر خواہی کا نام ہے“  
یہ بات آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمائی، ہم نے پوچھا کس کے لئے خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے  
فرمایا ”اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، مسلمانوں کے اجتماعی نظام کے سربراہوں کے  
لئے اور عام اہل اسلام کے لئے۔“

#### اچھے اخلاق کی اہمیت

(55) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ صَالِحَ  
الْأَخْلَاقِ)) (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے اللہ کی طرف سے بھیجا گیا  
ہے تاکہ اخلاق اچھائیوں کو تمام و کمال تک پہنچاؤں۔“

#### حسن اخلاق

(56) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا  
وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا))

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو بے حیائی کی بات زبان

سے نکالتے، اور نہ بے حیائی کا کام کرتے، اور نہ دوسروں کو برا بھلا کہتے، اور حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے اچھے ہیں۔“

## سادگی

(57) عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْبَدَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ))

(ابوداؤد)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سادہ زندگی گزارنا ایمان سے ہے۔“

## سلیقہ و صفائی

(58) عَنْ جَابِرٍ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَائِرًا فَرَأَى رَجُلًا شَعْنًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ

فَقَالَ ((مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَسْكُنُ رَأْسَهُ؟)) وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ ((مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ)) (مشکوٰۃ)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں حضور ﷺ ملاقات کی غرض سے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا بال بکھرے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا اس آدمی کے پاس کوئی کنگھا نہیں ہے جس سے یہ اپنے بالوں کو درست کر لیتا؟“ اور آپ ﷺ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا اس آدمی کے پاس وہ چیز (صابون وغیرہ) نہیں ہے جس سے یہ اپنے کپڑے دھو لیتا؟“

## باہمی محبت کا گر — سلام کرنا

(59) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى

تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوْ لَا أَدْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم لوگ جنت میں نہیں جاسکتے جب تک کہ مومن نہیں بنے، اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک باہم محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ تدبیر نہ بتاؤں جس کو اگر اختیار کرو تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔“

## زبان اور شرمگاہ کی حفاظت

(60) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ

وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ)) (بخاری)

حضرت سہلؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر کوئی شخص مجھے اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت لے لوں گا۔“

## دسواں باب

### دعوتِ دین اور اقامتِ دین کی جد و جہد

#### نبی ﷺ کی دعوت کیا تھی؟

ہِرَقْلُ نے ابوسفیان سے پوچھا کہ

(61) قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ يَقُولُ أُعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتَّقُوا

مَا يَقُولُ آبَاءُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ (بخاری عن

ابن عباسؓ)

یہ آدمی (محمد ﷺ) تم سے کیا کہتا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ یہ شخص ہم سے کہتا ہے کہ ”اللہ کی بندگی کرو، اور اقتدار و فرمانروائی میں کسی کو سا جھی نہ قرار دو، اور تمہارے باپ دادا کا عقیدہ تھا اور جو کچھ کرتے تھے اسے چھوڑ دو“ اور یہ شخص ہم سے کہتا ہے کہ ”نماز پڑھو، سچائی اختیار کرو، پاک دامنی کی زندگی گزارو، اور صلہ رحمی کرو۔“

## فريضة امر بالمعروف ونہی عن المنکر

(62) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ)) (سنن الترمذی)

حضرت حذیفہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ (اے مسلمانو!) تم لازماً حکم کرو گے معروف کا اور لازماً روکو گے منکر سے (اگر تم نے ایسا نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ تم پر لازماً عذاب نازل کرے گا اپنی طرف سے اور پھر تم اس کو پکارو گے لیکن وہ تمہاری دعائیں قبول نہیں کرے گا۔“

## نہی عن المنکر نہ کرنا معاشرے کی تباہی کا باعث

(63) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَادُّوْا بِهِ، فَآخَذَ فَاْسًا، فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَاتَوَهُ فَقَالُوا مَا لَكَ؟ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوْهُ أَهْلَكُوْهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ)) (بخاری)

سیدنا نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وہ شخص جو اللہ کے احکام کو توڑتا ہے اور وہ جو اسے اللہ کے احکام کو توڑتے ہوئے دیکھتا ہے مگر اسے ٹوکتا نہیں، اس کے ساتھ رواداری برتا ہے، ان دونوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کچھ لوگوں نے ایک کشتی لی اور اس کشتی میں مختلف درجے ہیں اوپر نیچے۔ چند آدمی اوپر کے حصہ میں بیٹھے اور چند نیچے حصہ میں، تو جو لوگ نیچے حصہ میں بیٹھے تھے وہ پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرتے

تاکہ سمندر سے پانی بھریں تو اوپر والوں کو اس سے تکلیف ہوتی۔ آخر کار نیچے کے لوگوں نے کلباڑی لی اور کشتی کے پیندے کو پھاڑنے لگے، اوپر کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا تم یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں پانی کی ضرورت ہے اور سمندر سے پانی اوپر جا کر ہی بھرا جا سکتا ہے اور تم ہمارے آنے جانے سے تکلیف محسوس کرتے ہو تو اب کشتی کے تختوں کو توڑ کر دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ حضور ﷺ نے یہ مثال بیان کر کے فرمایا ”اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیتے اور سوراخ کرنے سے روک دیتے ہیں تو انہیں بھی ڈوبنے سے بچالیں گے اور اپنے کو بھی بچالیں گے اور اگر انہیں ان کی حرکت سے نہیں روکتے اور چشم پوشی اختیار کرتے ہیں تو انہیں بھی ڈوبیں گے اور خود بھی ڈوبیں گے۔“

## روکنے کے باوجود برائی سے باز نہ آنے والوں کی محفل سے بچنا چاہیے

(64) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاءُهُمْ، فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَأَكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ)) قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ ((لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرَنَّهُ عَلَى الْحَقِّ إِطْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ يَلْعَنُكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ)) (ابو داؤد، ترمذی، بیہقی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جب بنی اسرائیل خدا کی نافرمانیوں کے کام کرنے لگے تو ان کے علما نے انہیں روکا، لیکن وہ نہیں رکے (توان کے عالم ان کا بائیکاٹ کرنے کے بجائے) ان کی مجلسوں میں بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے، جب ایسا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک جیسے کر دیے اور پھر حضرت داؤد اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان سے اللہ نے ان پر لعنت کی۔ یہ اس لیے

کہ انہوں نے نافرمانی کی راہ اختیار کی اور اسی میں بڑھتے چلے گئے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک لگائے بیٹھے تھے پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ”نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائیوں سے روکتے رہو گے اور ظالم کا ہاتھ پکڑو گے اور ظالم کو حق پر جھکاؤ گے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم سب کے دل بھی ایک ہی طرح کے ہو جائیں گے اور پھر اللہ تم کو اپنی رحمت اور ہدایت سے دور پھینک دے گا جس طرح بنی اسرائیل کے ساتھ اس نے معاملہ کیا۔“

### خود بھی نیکی کو اختیار اور برائی سے اجتناب کرنا چاہئے

(65) عَنْ حَرْمَلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي بِهِ أَعْمَلُ؟ قَالَ ((إِئْتِ بِالْمَعْرُوفِ وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ وَانْظُرْ مَا يَعْجِبُ أُذُنُكَ أَنْ يَقُولَ لَكَ الْقَوْمُ إِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَاتِهِ، فَانْظُرِ الَّذِي تَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ لَكَ الْقَوْمُ إِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَاجْتَنِبْهُ)) (بخاری)

حضرت حرمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کن باتوں پر عمل کی تلقین فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”تو نیکی پر عمل کر اور برائی سے بچ اور دیکھ اگر تو یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ مجلس سے تیرے اٹھ کر جانے کے بعد اچھے اوصاف سے یاد کریں تو تو اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کر اور جن باتوں کو تو ناپسند کرتا ہے کہ تیری عدم موجودگی میں لوگ تیرے بارے میں کہیں تو تو اس سے پرہیز کر۔“

### بے عمل داعی کا عبرتناک انجام

(66) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطْحَنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانٌ مَا شَأْنُكَ الْيَسَّ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ كُنْتُ أُمُرُكُمْ وَلَا آتِيهِ

وَأَنهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ)) (بخاری و مسلم)

اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائے گا اور آگ میں پھینک دیا جائے گا تو اس کی انتڑیاں آگ میں نکل پڑیں گی، پھر اسے آگ میں اس طرح لیے پھرے گا جیسے گدھا اپنی چکی میں پھرتا ہے تو دوسرے جہنمی لوگ اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے، اے فلاں یہ تیرا کیا حال ہے، کیا تو دنیا میں ہمیں نیکیوں کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ اور برائیوں سے نہیں روکتا تھا؟ (ایسے نیکی کے کام کرنے کے باوجود تو یہاں کیسے آ گیا) وہ شخص کہے گا کہ میں تمہیں تو نیکیوں کی تلقین کرتا تھا اور خود اس کے قریب نہیں جاتا تھا اور برائیوں سے تم کو تو روکتا تھا لیکن خود کرتا تھا۔“

(67) عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي رَجُلًا تَقْرُضُ شَفَاهُهُمْ بِمَقَارِضٍ مِنْ نَارٍ، قُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَمِكَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ)) (مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ ”میں نے معراج کی رات کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں؟ میں نے جبریلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟۔ جبریلؑ نے کہا یہ آپ کی امت کے مقررین ہیں یہ لوگوں کو نیکی اور تقویٰ کی تلقین کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔“

### گیارہواں باب

#### حصول علم دین

(68) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ



اللَّهُ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ  
وَعَشِيَّتُهُمُ الرَّحْمَةُ وَخَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ  
بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرے تو اللہ اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دے گا اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور اس پر بحث و گفتگو کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمانی سکون نازل ہوتا ہے رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔ اور جس کو اس کے عمل نے پیچھے ڈال دیا اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔“

### دین کا کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

(69) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ، فَقَالَ ((كَلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ، أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللَّهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ، وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ الْعِلْمَ وَيَعْلَمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا)) فَجَلَسَ فِيهِمْ (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ اپنی مسجد (مسجد نبوی) میں آئے، دو جماعتیں وہاں بیٹھی تھیں (ایک جماعت ذکر و تسبیح میں مشغول تھی اور دوسری جماعت کے لوگ دین سیکھنے سکھانے میں لگے ہوئے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا ”دونوں جماعتیں نیک کام میں لگی ہوئی ہیں لیکن ان میں سے ایک جماعت دوسری جماعت سے افضل ہے۔ یہ لوگ تو ذکر الہی اور دعا و استغفار میں لگے ہوئے ہیں اللہ چاہے گا انہیں دے گا نہ چاہے گا تو نہیں دے گا۔ رہی یہ دوسری جماعت تو یہ لوگ خود دین سیکھنے اور لالہ علم کو سکھانے میں لگے ہوئے ہیں، اور مجھے مُعَلِّم (سکھانے والا) ہی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ اسی

جماعت کے ساتھ بیٹھ گئے۔“

(70) قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، وَهُمْ عَلَى ذَالِكَ)) (بخاری و مسلم)

حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ”میری امت میں برابر ایک ایسا گروہ موجود رہے گا جو اللہ کے دین کا محافظ رہے گا۔ جو لوگ ان کا ساتھ نہ دیں گے اور جو لوگ ان کی مخالفت کریں گے وہ ان کو تباہ نہیں کر سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آ جائے اور یہ دین کے محافظ لوگ اپنی اسی حالت پر قائم رہیں گے۔“

### حضور ﷺ سے محبت کرنے والے لوگ

(71) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يُوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَى بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری امت میں سے سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آئیں گے، ان میں سے ہر ایک تمنا کرے گا کہ کاش مجھے دیکھتا اپنے گھر والوں اور اپنے مال کے بدلے۔“

### صبر و شکر

(72) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَجَبًا لَأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)) (مسلم)

حضرت صہیبؓ روٹی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مومن کی حالت بھی عجیب ہے، وہ جس حال میں بھی ہوتا ہے اس سے خیر اور بھلائی ہی سمیٹتا ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کو نصیب نہیں، اگر وہ تنگ دستی، بیماری اور دکھ کی حالت میں ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور کشادگی کی حالت میں ہوتا ہے تو شکر کرتا ہے۔ اور یہ دونوں حالتیں اس کے لیے بھلائی کا سبب بنتی ہیں۔“

### جذبہ شکر کیسے پیدا ہو

(73) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ)) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”وہ لوگ جو تم سے مال و دولت اور دنیاوی جاہ و مرتبہ میں کم ہیں ان کی طرف دیکھو (تو تمہارے اندر شکر کا جذبہ پیدا ہوگا)۔ اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت میں اور دنیاوی ساز و سامان میں بڑھے ہوئے ہیں تاکہ جو نعمتیں اس وقت تمہیں ملی ہوئی ہیں وہ تمہاری نگاہ میں حقیر نہ ہوں (ورنہ خدا کی ناشکری کا جذبہ ابھر آئے گا)۔“

### صبر و استقامت

(74) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةُ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)) (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مومن مردوں اور مومن عورتوں پر وقتاً فوقتاً آزمائشیں آتی رہتی ہیں کبھی خود اس پر اور کبھی اس کی اولاد پر مصیبت آتی ہے کبھی اس کا مال تباہ ہو جاتا ہے (اور وہ ان تمام مصیبتوں میں صبر اختیار کرتا ہے اور اس طرح اس کے قلب کی صفائی ہوتی رہتی ہے اور برائیوں سے دور ہوتا رہتا ہے) یہاں تک کہ جب اللہ سے ملتا ہے تو اس حال میں ملتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔“

(75) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ السَّخَطُ)) (ترمذی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”آزمائش جتنی سخت ہوگی اتنا ہی بڑا انعام ملے گا (بشرطیکہ آدمی مصیبت سے گھبرا کر راہ حق سے بھاگ نہ کھڑا ہو) اور اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو ان کو (مزید نکھارنے اور صاف کرنے کیلئے) آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ پس جو لوگ خدا کے فیصلے پر راضی ہوں اور صبر کریں تو اللہ ان سے خوش ہوتا ہے اور جو لوگ اس آزمائش میں اللہ سے ناراض ہوں تو اللہ بھی ان سے ناراض ہو جاتا ہے۔“

(76) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)) (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک ایسا وقت آئے گا جس میں اہل دین کے لیے دین پر جمے رہنا انگارے کو ہاتھ میں لینے کی طرح ہوگا۔“

### توکل

(77) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا)) (ترمذی)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”تم لوگ اگر اللہ پر ٹھیک سے توکل کرو تو وہ تمہیں روزی دے گا جیسے کہ وہ چڑیوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو روزی کی تلاش میں گھونسلوں سے روانہ ہوتی ہیں تو ان کے پیٹ سمٹے ہوئے ہوتے ہیں اور شام کو جب اپنے گھونسلوں میں آتی ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔“

### ماڈی اسباب و ذرائع اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے

(78) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْقَلُهَا وَآتَوَكَّلُ أَوْ اِطْلُقْهَا وَآتَوَكَّلُ؟ قَالَ ((اعْقَلُهَا وَتَوَكَّلْ)) (ترمذی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی اٹنی کو باندھوں اور اللہ پر توکل کروں یا اسے چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا

”پہلے باندھو پھر توکل کرو“۔

## بارہواں باب

### توبہ واستغفار

(79) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) (مسلم)

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ جس شخص نے دن میں کوئی گناہ کیا ہے وہ رات میں اللہ کی طرف پلٹ آئے اور دن میں وہ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں اگر کسی نے گناہ کیا ہے تو وہ دن میں اپنے رب کی طرف پلٹے اور گناہوں کی معافی مانگے حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔“

(80) عَنْ حَمِيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يَسِيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقُدْنَ بِالْأَمَلِ فَإِنَّهُ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفَلْنَ فَتَنْسِينَ الرَّحْمَةَ)) (ترمذی)

حمیضہ بنت یاسرؓ اپنی دادی یسیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور وہ مہاجرہات میں سے تھیں، انہوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”تم سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کہنا لازم کرلو اور انگلیوں پر شمار کرو، بے شک وہ پوچھی جائیں گی اور وہ بلائی جائیں گی، تم غافل نہ رہو ورنہ تم رحمت سے بھلا دی جاؤ گی۔“

(81) عَنْ الْأَعْرَبِيِّ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوُبُّوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)) (مسلم)

حضرت اعرب بن یسار بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے لوگو! اللہ سے اپنے

گناہوں کی معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ پس (مجھے دیکھو) بے شک میں دن میں سو سو بار اللہ سے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔“

(82) عَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ، وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَافْشُوهُ وَتَغَنُّوهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ وَلَا تَعْلِلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا)) (مشکوٰۃ)

حضرت عبیدہ الملیکیؓ سے روایت ہے کہ جنہیں صحابیت کا شرف حاصل ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے قرآن کے ماننے والو! قرآن کو تکیہ نہ بنانا اور رات دن کے اوقات میں اس کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرنا اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو رواج دینا اور اس کے الفاظ کو اچھی آواز سے پڑھنا اور جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے اس پر غور و فکر کرنا تاکہ تم کامیاب ہو۔ اور اس کے ذریعہ دنیاوی نتیجہ کی خواہش نہ کرنا بلکہ خدا کی خوشنودی کے لیے اس کو پڑھنا۔“

(83) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ ((كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ)) (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”دل کو بھی زنگ لگتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی سے زنگ لگتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دلوں کے زنگ کو دور کرنے والی چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دلوں کا زنگ اس طرح دور ہوتا ہے کہ آدمی موت کو بہت یاد کرے اور دوسرے یہ کہ قرآن کی تلاوت کرے۔“

### چند جامع دعائیں

(84) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ



حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دو قسم کے لوگ جہنمی ہیں جن کو میں نے ابھی نہیں دیکھا ایک وہ لوگ جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ظلماً ماریں گے اور عورتیں (جو اس طرح کی ہوں گی) جو بظاہر کپڑے پہنے ہوں گی اور حقیقت میں وہ نکلی ہوں گی لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر سختی اونٹ کے کوہان کی طرح ایک جانب جھکے ہوئے ہوں گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے پائی جائے گی۔“

(90) عَنْ مِمْوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزَّيْنَةِ غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا)) (ترمذی)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جو سعد کی بیٹی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے والی تھیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مثال اترانے والی کی سنگھار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لئے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کا کہ اس میں روشنی بالکل نہیں۔“

(91) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً)) (ترمذی)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (جس سے غیر محرم کو دیکھا جائے) اور عورت جب خوشبو استعمال کر کے لوگوں کی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکار ہے۔“

(92) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) (صحیح بخاری)

اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ”میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔“

### شوہر سے بلاوجہ طلاق کا مطالبہ

(93) عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)) (ترمذی)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس عورت نے بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“

### عدت کے دوران عورت کا طرزِ عمل

(94) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعْصَفَرُ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَقَّةَ وَلَا الْحُلَى وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِيلُ)) (ابو داؤد)

حضور ﷺ کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضور ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جس عورت کا خاندن فوت ہو جائے وہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، گہرو رنگ بھی نہ پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ ہی ہاتھ پاؤں کو مہندی سے رنگ کرے اور نہ سرمہ لگائے (مدتِ عدت تک)۔“

### مرد و زن کے مصافحے کا موجودہ غلط رواج اور اسوہ رسول ﷺ

(95) عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ نُبَاعُهُ فُقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نُبَاعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا\* وَلَا نَأْتِيَ بَهْتَانٍ نَفْتَرِيَهُ بَيْنَ أَيْدِينَا وَآرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ ((فَيَمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَعْتُنَّ)) قَالَتْ فُقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بَانْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَاعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (وَفِي رَوَايَةٍ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تُصَافِحُنَا) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمَايَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ))

سیدہ امیمہ بنت رقیقہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں دیگر عورتوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لیے حاضر ہوئی اور یوں بیعت کی ”اے اللہ کے رسول ﷺ ہم آپ کے ساتھ بیعت کرتی ہیں اس بات پر کہ نہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھرائیں گی اور چوری اور زنا کریں گی (اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی) اور نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں بہتان گھڑ کر لائیں گی اور نیکی کے کسی کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ”جن کاموں میں تمہیں استطاعت حاصل ہو اور اطاعت کر سکو“ اس پر ہم نے کہا ”اللہ اور اس کا رسول ہم پر ہم سے زیادہ سے زیادہ مہربان ہیں“ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں (دوسری روایت میں ہے ہم آپ سے ہاتھ نہ ملائیں) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ”میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ میرا سوعورتوں سے بھی زبانی بیعت لینا ایک عورت سے بیعت لینے کی طرح ہے۔“

☆ — ☆ — ☆

## سرکلر بسلسلہ شرعی پردہ

سالانہ اجتماع منعقدہ اپریل ۱۹۸۲ء کے موقع پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ تمام رفقاء تنظیم اپنے گھروں میں ستر و حجاب کی پابندی کا اہتمام کروائیں گے۔ مجلس مشاورت میں اس پر غور و فکر کے نتیجے میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے تاکہ آپ ان ہدایات کے مطابق عملی اقدامات کر سکیں۔ یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ محرموں کے بارے میں جوسٹ دی جا رہی ہے اس کی عمومی تصویب تو تمام مکاتب فکر کے مسلکوں سے کروائی گئی تھی بلکہ مولانا محمد حسین نعیمی صاحب نے اپنے ادارے کے پیڈ پر لکھ کر عطا کی تھی اور مجلس شوریٰ کی کاروائی کے مطابق اس سرکلر کو مولانا سید حامد میاں کی تصدیق کے بعد جاری کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ محرم کون لوگ ہیں یعنی ایک مسلمان خاتون کن لوگوں کے سامنے صرف ستر میں آسکتی ہے۔ عرف عام میں یہی وہ لوگ ہیں جن سے پردہ نہیں اور جن سے کسی وقت بھی نکاح جائز نہیں۔

محرم مندرجہ ذیل ہیں۔

والد (سگے، سوتیلے) سر ..... دادا، نانا، تایا، چچا، ماموں  
بیٹے (سگے، سوتیلے، رضاعی) داماد ..... بھائی (سگے، سوتیلے، رضاعی)  
بھائیوں کے بیٹے یعنی بھتیجے (سگے و رضاعی) .... بہنوں کے بیٹے یعنی بھانجے  
(سگے و رضاعی)

**نوٹ:** خیال رہے کہ رشتے کے چچا، ماموں یا شوہروں کے چچا، ماموں بھائی، بھتیجے، بھانجے اسی طرح (اپنے) خالو، پھوپھانیز ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، چچا زاد بھائی مزید برآں بہنوئی (گویا مردوں کیلئے سالی اور بھانجی) سب غیر محرم ہیں۔ ان سے شرعاً پردہ لازم ہے۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل صورتوں میں ایک مسلمان عورت کیلئے پردہ نہیں ہے اور وہ صرف

ستر میں سامنے آسکتی ہے۔ وہ صورتیں یہ ہیں:

..... ایسے بوڑھے رشتے دار یا ملازم جن کے متعلق غالب گمان یہ ہو کہ وہ عورتوں سے کوئی رغبت نہیں رکھتے۔

..... ایسے کم عمر بچے جو عورتوں کے پوشیدہ معاملات سے بے خبر ہوں۔

بہتر ہے کہ ایک مسلمان عورت اپنی قابل اعتماد اور جان پہچان والی خواتین ہی کے سامنے آئے۔

اب ہم رفقاء تنظیم کو چار حیثیتوں میں تقسیم کر کے ہر ایک کے لئے الگ الگ لائحہ عمل تجویز کرتے ہیں۔

① وہ رفقاء جو اپنے بیوی بچوں اور والدین کے ساتھ ایک گھر میں رہ رہے ہوں ان رفقاء کو چاہیے کہ اپنے گھر کی خواتین (بیویاں اور بیٹیاں وغیرہ) کو قرآن و سنت کی روشنی میں ستر و حجاب کے احکام سمجھائیں اور ان پر عمل کرنے کا حکم دیں اور مندرجہ ذیل امور کا فوری طور پر اہتمام کروائیں:

(i) خواتین کو ہدایت کریں کہ وہ گھر میں ایک موٹا اور بڑا دوپٹہ اوڑھے رکھیں اور گھر سے باہر نکلنے کی صورت میں ایک بڑی سی چادر سے پورے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لیں اور چادر کا ایک حصہ چہرے کے آگے لٹکالیں۔ یا پھر برقعہ اوڑھ کر باہر نکلیں۔ برقعہ سادہ اور ڈھیلا ڈھالا ہونا چاہیے۔

(ii) جب کبھی کوئی غیر محرم گھر میں آئے تو اسے الگ کمرے میں بٹھایا جائے اور وہاں گھر کی عورتیں نہ جائیں۔

(iii) رفقاء کو چاہیے کہ حتی الامکان گھر کی ضرورتوں کا سامان خود مہیا کریں تاکہ خواتین کو اس کام کیلئے باہر جانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

(iv) اگر کوئی خاتون گھر میں تنہا ہو اور کوئی غیر محرم آجائے تو اسے گھر میں بٹھانے سے اجتناب کیا جائے اضطراری حالت میں الگ کمرے میں بٹھایا جاسکتا ہے۔

(v) کوئی خاتون تنہا ایک دن ایک رات سے زیادہ کا سفر اختیار نہ کرے الا یہ کہ کوئی محرم ساتھ ہو۔

② وہ رفقاء جو اپنے گھر کے واحد کفیل ہوں اور ان کے زیر کفالت ایک گھر میں رہنے والے ایسے افراد شامل ہوں جو ان کی بیوی اور بیٹیوں کیلئے غیر محرم ہوں:

ایسے رفقاء کو چاہیے کہ اپنے گھر کی خواتین کو ستر و حجاب کے شرعی تقاضوں سے روشناس کرائیں اور ان پر عمل کرنے کا مطالبہ کریں۔ اس کے ساتھ اوپر کی پانچ ہدایات پر بھی عمل کروائیں۔ مزید براں جو مرد ان کے زیر کفالت ہوں اور ان کے گھر کی بعض خواتین کیلئے غیر محرم ہوں تو اس کا اہتمام کروائیں کہ ان کا آئینہ سامنا نہ ہونے پائے اور نہ ہی وہ آپس میں گفتگو کریں۔ اس کے علاوہ یہ خیال بھی رہے کہ کوئی خاتون کسی بھی وقت کسی غیر محرم کی موجودگی میں تنہا نہ رہنے پائے۔

③ وہ رفقاء جو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ایک گھر میں رہتے ہوں اور ان میں سے ہر ایک اپنے بیوی بچوں کا کفیل ہو یعنی ایک گھر میں کئی کنبے مشترک طور پر رہ رہے ہوں:

(i) ایسے رفقاء کو چاہیے کہ وہ 1 اور 2 کے تحت دی گئی تمام ہدایات کی پابندی کرائیں۔ مزید برآں اس کا اہتمام خود بھی کریں اور اپنی خواتین سے بھی کروائیں کہ گھر میں محرم اور غیر محرم افراد کی مخلوط نشست نہ ہو اور یہاں تک خیال رکھیں کہ بالفرض ایک نشست صرف محرموں کی تھی پھر ایک غیر محرم کا اضافہ ہو گیا تو فوری طور پر اس محفل سے علیحدگی اختیار کی جائے۔

(ii) اگر کوئی ایسی خاتون جن کیلئے آپ غیر محرم ہیں، گھر میں اکیلی موجود ہو تو آپ گھر میں داخل نہ ہوں۔

④ وہ رفقاء جو والدین یا کسی دوسرے کے زیر کفالت رہ رہے ہوں:

ان رفقاء کو چاہیے کہ اپنے گھر والوں کو پردے کے احکام پر مشتمل کیسٹ سنوانے کی کوشش کریں اور بڑی حکمت سے اہل خانہ کو اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کی دعوت

دیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

- (i) کسی ایسی مخلوط نشست میں جہاں غیر محرم خواتین موجود ہوں ہرگز نہ بیٹھیں۔
- (ii) خالہ زاد، چچا زاد، ماموں زاد بہنوں اور اسی طرح کی دوسری غیر محرم خواتین سے براہ راست بلا پردہ گفتگو کرنے سے گریز کریں۔
- (iii) کسی غیر محرم خاتون کے ساتھ گھر پر تنہا نہ رہیں۔

امید ہے کہ تمام رفقاء کرام ان ہدایات پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور اس طرح معاشرے میں دین حق کی گواہی اپنے عمل سے پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ کا مصداق بننے سے اپنی پناہ میں رکھیں۔ آمین

(چوہدری رحمت اللہ بٹر)

ناظم دعوت و تربیت  
تنظیم اسلامی